از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 اگست 2000

سپیشل آفیسر اینڈ کمپٹینٹ اتھارٹی یو۔ایل۔سی۔ودیگر

بنام

پی۔ایس۔راؤ

[ایم۔جگندھاراؤ اور ڈوریسوامی راجو، جسٹس صاحبان]

اربن سیلنگ اینڈ ریگولیشن ایکٹ، 1976:

دفعہ 10 اور 20-اضافی زمین-ریاست میں عود کرنا-استثنی- سرکاری حکم نامہ تاریخ 31.10.1988-زمین کے مالک کو استثنی کے حکم کو برداشت کیے بغیر استثنی حاصل کرنے کی آزادی- سپریم کورٹ نے سرکاری حکم نامے کو برقرار رکھا-زمین کے قبضے کے سلسلے میں وضاحت کے لیے درخواست جس کا قبضہ نہیں لیا گیا ہے-قرار دیا گیا، اس موقف کی وضاحت عدالت عالیہ نے واضح طور پر کی ہے کہ سرکاری حکم نامہ کے تحت دی گئی استثنی کسی بھی اضافی زمین کی طرف راغب ہوگی جس کے سلسلے میں کم از کم باب III کے تحت کارروائی ختم نہیں ہوئی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: آئی اے نمبر 2۔

میں

خصوصی اجازت کی درخواست (c) نمبر 1662، سال 2000۔

درخواست گزار کی طرف سے پی پی راؤ، بی سریدھر، وائی ستاراؤ اور محترمہ ایل ایس پی روپا اور کے رام کمار۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھیم راؤ نائک، سی ہنومنتھاراؤ اور ایس ادیا کمار ساگر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس عدالت نے 17 جنوری 2000 کو ایک منطق حکم کے ذریعے ایس ایل پی کو خارج کرتے ہوئے جو حکم جاری کیا تھا، اس میں کہا گیا تھا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ (اربن لینڈ سیلنگ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ، 1976 کی دفعات کے تحت حکم جاری کیا گیا تھا، اس زمین کے مالک کے لیے اس ایکٹ کی دفعات کے تحت استثنیٰ حاصل کرنا کھلا ہو گا۔ اس معاملے کے حقائق کے مطابق حکومت کی جانب سے استثنیٰ دینے کا حکم 31.10.88 کو جاری کیا گیا تھا جس کے بعد حکومت کی جانب سے 16.4.88 کو ہتھیار ڈالنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا اور 31.10.1988 کو استثنیٰ دینے کا سرکاری حکم جاری کیا گیا تھا اور ڈویژن بنچ نے کہا تھا کہ سرکاری حکم کا فائدہ مدعاعلیہ کے ذریعے اٹھایا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا 17.1.2000 کے فیصلے کے خلاف اس عدالت نے اس حکم کو برقرار رکھا تھا۔

ریاست آندھرا پردیش کی جانب سے وضاحت کے لئے موجودہ درخواست دائر کی گئی ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اگر قبضہ نہیں لیا گیا تھا تو کیا زمین کے مالک کو دفعہ 20 کے تحت یا دفعہ 10 کے تحت ایکٹ کی دفعات سے استثنیٰ حاصل کرنے کا حق حاصل تھا۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ سرکاری حکم کی بنیاد پر۔

واضح رہے کہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے حکم میں اس موقف کی واضح وضاحت کی گئی ہے۔ بنچ نے کہا کہ استثنیٰ کے حکم پر نظر ثانی کا سوال دراصل اس وجہ سے پیدا نہیں ہوتا کہ قانون کے باب III کے تحت کارروائی ابھی زیر التوا ہے اور اسے حتمی مرحلے میں مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ڈویژن بنچ نے مزید کہا کہ :

> "موجودہ معاملے میں استثنیٰ کا حکم جو عام نوعیت کا ہے وہ دفعہ 20(1)(a) کے تحت ہے، اور یہ ایکٹ کی دفعہ 10(3) کے تحت حکم نامہ شائع ہونے کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ اور اس عدالت کے ذریعے طے شدہ تجویز ہونے کے بعد بھی استثنیٰ دیا جا سکتا ہے، اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس طرح کی استثنیٰ زمین کو قانون کے دائرے سے باہر کرنے کا اثر نہیں ڈالے گی جب تک کہ باب III کے تحت کارروائی مکمل طور پر مکمل نہیں ہوئی ہے۔"

ڈویژن بنچ نے مزید مشاہدہ کیا:

> " یہ ایک اور غور و خوض ہے، جو عدالت کے فیصلے پر منحصر ہے کہ سرکاری حکم نامہ 733 کے تحت دی گئی استثنیٰ کسی بھی اضافی زمین کی طرف راغب ہو گی جس کے بارے میں کم از کم باب III کے تحت کارروائی ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔"

ہم عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے بیان کردہ نقطہ نظر کی مکمل توثیق کرتے ہیں جیسا کہ اوپر اخذ کیا گیا ہے۔

تاہم، ہم ایسی صورتحال کا فیصلہ نہیں کر رہے ہیں جہاں قبضہ کر لیا گیا ہے اور جہاں تیسرے فریق کے حقوق نے مداخلت نہیں کی ہے۔

مندرجہ بالا وضاحت کے ساتھ، آئی اے کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔پی۔ **عبوری درخواست کو نمٹا دیا جاتا ہے۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document